امام حسن مجتبیٰ

ابو حمزہ محمد آصف مدنی

سرگودھا، پنجاب، پاکستان 0313.7013113

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ

ترجمہ: اے محبوب فرمادو! اے لوگو! میں تم سے (تبلیغِ دین) پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔

جامع صغیر میں ہے: اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ: حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ

اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ: (1) اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت (2) ان کے اہلبیت کی محبت (3) اور قران پڑھنا

(کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، الحدیث: ۴۵۴۰۱، ج۱۶، ص۱۸۹)

(الصواعق المُحرقہ، المقصدُ الثانی فیما تضمنتہ تلک الآیۃ من طلب محبۃ آلہ، ص۱۷۲)

اِس حدیثِ پاک سے مَعْلُوم ہوا کہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اَہلِ بیتِ کرام سے کس قَدر مَحَبَّت فرماتے کہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس بات کی تعلیم اِرْشاد فرمارہے ہیں کہ تم تو مجھ سے اور میرے اَہلِ بَیت سے مَحَبَّت کرتے ہی ہو اپنی آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی میری اور میرے اَہل بیت کی مَحَبَّت پیدا کرو تا کہ ان کا شُمار بھی نَجات یافتہ لوگوں میں ہو۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ فَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحِبِّي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

یعنی اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمھیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے اور اللہ کی محبت کے لیے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لیے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔ (جامع ترمذی: کتاب: المناقب، باب: مناقب أھل البیت النبي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، 5 / 664، الرقم: 3789)

ولادت امام حسن مجتبیٰ

خاتونِ جنّت کے بڑے شہزادے حضرت سیّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ہیں، آپ کا اسمِ گرامی حَسَن، کُنیّت ابو محمد اور اَلقاب سیّدِ شبابِ اہلِ الجنّۃ، سبط وریحانِ رسول ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 15 رَمَضانُ المبارَک 3 ھجری میں ہوئی۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کا نام حَسَن رکھا پھر پیدائش کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا، بال اُتروائے اور حکم فرمایا کہ بالوں کے وزن برابر چاندی صدقہ کی جائے۔ (اُسْدُ الْغَابَۃِ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ، باب الحاء والسین، حسن بن علی، ج۲، ص۱۳-۱۴، ملخصًا)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی ★ زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

ہمارے پیارے آقا ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی جیسا کہ حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "جب حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ نبی پاک ﷺ کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا۔" (جامع الترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، الحدیث ۱۵۱۹، ج۳، ص ۱۷۳)

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس ﷺ تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: "اَرُونِی اِبنِی مَا سَمَّیتُمُوہ" مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا۔ مولیٰ علی نے عرض کی "حرب"۔ فرمایا: نہیں بلکہ یہ حسن ہے۔ پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولی علی نے عرض کی: "حرب"۔ فرمایا: نہیں بلکہ یہ حسین ہے پھر امام محسن کی ولادت پر وہی فرمایا مولیٰ علی نے وہی عرض کی۔ فرمایا: نہیں بلکہ یہ محسن ہے پھر فرمایا میں نے اپنے بیٹوں کے نام سیدنا داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ شَبَر شُبَیر مُشبر یعنی حسن حسین محسن ان سے ہم وزن وہم معنٰی ہیں اس سے مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام بہترین لوگوں کے ناموں پر رکھنے چاہیئں لہذا ان کے بعد آپ نے اپنے صاحبزادوں کے نام ابو بکر وعمر و عثمان وعباس وغیرہا رکھے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ باب الحاء والسین ترجمہ حسن بن علی ۱۱۶۵ دار الفکر بیروت ۱ / ۵۵۷)

ہم شکلِ مصطفیٰ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: "لَمْ یَکُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ"

(امام) حسن (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے بڑھ کر رسولِ کریم ﷺ سے ملتا جلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔ (بُخاری ج۲ ص ۵۴۷ حدیث ۳۷۵۲)

راکبِ دوشِ مصطفٰی

ایک مرتبہ حضور پُر نور ﷺ حضرت سیّدُنا امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو شانۂ اقدس (یعنی مبارک کندھے) پر سُوار کئے ہوئے تھے تو ایک صاحِب نے عرض کی: "نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَام"

یعنی صاحبزادے! آپ کی سواری تو بڑی اچھی ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "وَنِعْمَ الرَّاکِبُ هُوَ" یعنی سوار بھی تو کیسا اچھا ہے۔

(ترمذی ج۵ ص ۴۳۲ حدیث ۳۸۰۹)

وہ حسن مجتبٰی، سیّد الاسخیا ★ راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مدینے کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ واپس ہوئے، تو میں آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا: بچہ کہاں ہے؟-یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا، اور حسن بن علی کو بلاؤ۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آرہے تھے اور ان کی گردن میں ہار تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اس طرح پھیلائے (گلے سے لگانے کے لیے) اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ہاتھ پھیلائے اور آپ ﷺ سے لپٹ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

«اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ» وقَالَ أبو هُرَيْرَةَ: فما كانَ أحَدٌ أحَبَّ إلَيَّ مِنَ الحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ بَعْدَ ما قَالَ رَسولُ اللهِ ﷺ ما قَالَ

ترجمہ: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے بھی محبت کر، جو اس سے محبت رکھیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد کوئی بھی شخص حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ مجھے محبوب نہیں تھا۔

(الصحیح للمسلم باب فضل الحسن والحسین مطبوعہ راولپنڈی ۲/ ۲۸۲)

حضرت سیّدنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی پاک ﷺ منبر پر جلوہ گر تھے اور (امام) حسن بن علی (رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا) آپ ﷺ کے پہلو (یعنی برابر) میں تھے۔ نبی کریم ﷺ کبھی لوگوں کی طرف توجُّہ کرتے اور کبھی (امام) حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف نظر فرماتے، اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ» (بخاری ج۲ ص۲۱۴ حدیث ۲۷۰۴)

امام حسن مجتبیٰ پانچویں خلیفہ راشد ہیں:

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کے بعد خلیفہ بَرحق وامام مطلق حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ہوئے، ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں۔

(بہار شریعت ج ا ص ۲۴۱، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

20 بار پیدل مکہ مکرمہ کی حاضری:

حضرتِ سیّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا: "مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کروں کہ اس کے گھر کی طرف کبھی چلا نہ ہوں۔ چنانچہ (اسی جذبہ کے تحت) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 20 بار مدینہ منورہ سے پیدل مکہ مکرمہ حج وزیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، الرقم: ۱۳۸۳، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج۱۳، ص ۲۴۲)

آپ کی عاجزی

منقول ہے کہ چند مساکین راستہ میں بیٹھے مانگ رہے تھے اور ریت پر پھیلائے روٹی کے ٹکڑے کھا رہے تھے کہ حضرت سیّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا خچر پر سوار قریب سے گزرے، آپ نے انہیں سلام کیا تو وہ جواب دے کر عرض گزار ہوئے: "اے نواسۂ رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! آیئے کھانا کھایئے!" آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: "ہاں! بے شک **اللہ** بڑائی چاہنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔" چنانچہ، آپ رَضِیَ اللہ عَنْہُ خچر سے نیچے اترے اور زمین پر بیٹھ کر ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر انہیں سلام کیا اور سوار ہو کر فرمایا: "میں نے تمہاری دعوت قبول کی تم

بھی میری دعوت قبول کرو۔" انہوں نے عرض کی: "جی ہاں!" آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان سے ایک وقتِ معلوم کا وعدہ (یعنی دعوت کا وقت مقرر) کر لیا جب وہ آئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ نے ان کے سامنے عمدہ کھانا رکھا اور خود بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانے لگے۔

(احیاء العلوم مترجم: جلد2، صفحہ 46، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

سیّدُنا امام حَسَن کی شہادت

حضرتِ سیّدُنا عمیر بن اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے ساتھ حضرتِ سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "اے فلاں! مجھ سے سوال کر۔" اس نے عرض کی: "اللّٰہ کی قسم! میں اس وقت تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے سوال نہیں کروں گا جب تک کہ آپ صحت یاب نہ ہو جائیں۔" چنانچہ، حضرتِ سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد واپس تشریف لائے اور فرمایا: "کچھ مانگ لو اس سے قبل کہ مجھ سے کچھ نہ مانگ سکو۔" اس شخص نے عرض کی: "آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحت یاب ہو جائیں گے تو مانگ لوں گا۔" فرمایا: "مجھے اپنے قریبی لوگوں سے بہت سی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا اور مجھے بار بار زہر دیا گیا لیکن اس مرتبہ جو زہر دیا گیا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا زہر نہیں دیا گیا۔" راوی فرماتے ہیں: پھر میں اگلے روز خدمت میں حاضر ہوا تو آپ آخری سانسیں لے رہے تھے اور حضرتِ سیّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سرہانے بیٹھے پوچھ رہے تھے کہ "اے میرے بھائی! آپ کو زہر کس نے دیا؟

حضرتِ سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: "اس لئے پوچھ رہے ہو کہ اسے قتل کر دو؟" کہا: "ہاں!" فرمایا: "جس کے بارے میں میرا گمان ہے (کہ اس نے مجھے زہر دیا ہے) اللّٰہ اس سے خوب بدلہ لینے والا اور سخت سزا دینے والا ہے لیکن اگر اس کے بارے میں محض میرا خیال ہے تو مجھے یہ پسند نہیں کہ میری وجہ سے کسی بے گناہ کو قتل کیا جائے۔" پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

(تاریخ مدینہ دمشق، الرقم: ۱۳۸۳، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج۱۳، ص۲۸۳)

آپ کی شہادت کی تاریخ میں مختلف اقوال ہیں جن میں سے زیادہ مشہور 28 صفر المظفر اور 5 ربیع الاول ہیں۔

فقیہِ ملت مفتی جلالُ الدّین احمد امجدی اپنی کتاب **"خطباتِ محرم"** صفحہ 278 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پینتالیس (45) سال چھ ماہ چندروز کی عمر میں بمقام مدینہ طیبہ 5 ربیع الاوّل 49 ھجری میں زہر خوانی سے شہادت نصیب پائی اور جنّتُ البَقیع میں اپنی پیاری امّی جان خاتونِ جنّت جگر گوشۂ رسول حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ بتول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (۱۵۶)

بتاریخ 22 صفر المظفر 1444ھ مطابق 19 ستمبر 2022 بروز جمعرات